رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں

الفضل

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست

مدینۃ المسیح
نیا سال اور ہمارا کام
اخبار احمدیہ
ٹریکٹ اتمام الحجۃ نمبر ۲
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری
موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کا سب بڑا نقص
کھلی چٹھی بنام شیخ عبد العلی بہاری
المنظر (مزاحی سہیلی)
اشتہارات ۹
خبریں ۱۳

مضامین بنام ایڈیٹر
اور کاروباری امور کے متعلق خطوکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ۞ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۵۷ | مورخہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۰ | جلد ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

تحفہ شہزادہ ویلز۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مکمل فرما کر آج (۲۱ جنوری) صبح کی نماز کے بعد احباب قادیان کو مسجد مبارک میں اپنی زبان مبارک سے سُنایا۔ جو دس بجکر اڑتالیس منٹ تک پڑھا جاتا رہا۔ اس رسالہ میں حضور نے نہایت وضاحت اور جامعیت کے ساتھ نہایت فصیح و دلکش انداز میں حق تبلیغ ادا فرمایا ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ تحفہ شہزادہ ویلز ہی کے لئے نہیں تمام عیسائی دنیا کے لئے ایک بیش بہا اور نادر تحفہ ہوگا۔ جب رسالہ پڑھا جاچکا۔ تو حضور نے حاضرین سمیت اس کی اشاعت کے بابرکت ہونے کے لئے دیر تک دُعا فرمائی ۞

نیا سال اور ہمارا کام

اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی
مگر ایں پنج روز دریابی (سعدی)

حضرت حکیم الامت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر گویا ہمارے ہی حسب حال فرمایا تھا۔ قریباً پچاس سال کا زمانہ سلسلہ احمدیہ کے قیام پر گذر چکا اس مدت دراز میں جو کام ہم نے کیا۔ وہ ظاہر ہے۔ اسکو ہم بھی جانتے اور ہمارے دشمن بھی مانتے ہیں۔ لیکن کیا ہم اطمینان کے ساتھ اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو کام ہمارے درپیش تھا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ نئی زمین اور نیا آسمان قائم فرمایا تھا۔ وہ ہم نے پورا کر دیا۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ قادیان اور قادیان کے نبی کا شہرہ پنجاب کے ایک گوشہ سے نکلکر خدا کے وعدے کے مطابق اقطاع عالم کے کونے کونے تک پہنچ چکا ہے۔ اور دنیا کے ہر سلسلہ میں احمد نبی اللہ کے ماننے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہمارا کام ختم ہو چکا اور جس قدر لوگوں نے احمد نبی اللہ کو ماننا تھا۔ وہ مان چکے۔ ان کے سوا ماننے والے لوگ اور کوئی باقی نہیں۔ اور ہم پر فرض نہیں۔ کہ ان تک اپنا پیغام پہنچائیں اور انکو دعوت حق دیں۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ جس طرح نبی اُمت کا باپ ہوتا ہے۔ اسی طرح نبی کو ماننے والی اُمت دعوت کے لئے روحانی طور پر باپ یا برادر بزرگ کی حیثیت میں ہوتی ہے۔ ایمان جو اسلام کی حیثیت لباس کی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لباس التقویٰ ذالک خیر۔ اس لئے آپ لوگوں کو جو وجہ نبی زمان کو ماننے میں سابق ہونے کے خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے کہ دنیا کو روحانی طور پر جو گویا اب تک ننگی ہے۔ لباس تقویٰ پہنائیں اگر اس کے جواب میں یہ کہا جائے۔ کہ دنیا بہت زیادہ اور ہمارے سامان بہت تھوڑے ہیں۔ اس لئے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں یہی کہا جائیگا۔ کہ کوئی باپ خواہ اس کے وسائل آمدنی کتنے ہی کم کیوں نہ ہوں اپنے بچوں کو گھر سے دھکے دیکر نکال نہیں دیا کرتا۔ کہ وہ ان کے لئے لباس مہیا نہیں کر سکتا۔ یا انکو خوراک نہیں دے سکتا۔ ایسی ماں کے قلب کی حالت کو دیکھو [illegible] کی آمدنی بہت تھوڑی۔ نہایت ہی تھوڑی ہو۔ لیکن آپ بلاو ہی فکر ملاحظہ کرینگے۔ کہ ماں اپنے بچوں کو اقل قلیل چیز میں سے حصہ رسدی حصہ دیگی۔ یہ نہیں ہوگا کہ ایک کو سیر کرے یا خود سیر ہو جائے۔ اور باقیوں کو بھوکا بلکتا چھوڑ دے۔

اس لئے اے برادران کرام! آپ کو احمدیت اسلام کو پھیلانے کے لئے بڑا کام کرنا ہے۔ مگر ابھی بہت ہی کام باقی ہے۔ جو آپ کے ذمہ ہے۔ آپ نے جب نبی اللہ احمد یا اس کے خلفاء میں سے کسی خلیفہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا۔ تو کہدیا تھا کہ آقا ہم آپ کے پیچھے ہیں۔ اور آپ کے اشاروں پر حرکت کرینگے۔ ہم نثار کر دینگے۔ ہر ایک وہ چیز جو ہمیں محبوب ہو گی۔ اسوقت اس غرض کے لئے جس وقت جس غرض کے لئے آپ کا اشارہ پایا۔ نثار ہو گا۔ . . . . . .

اب خود دیکھ لیجئے۔ کہ خدا کے پیارے احمد کا محبوب یوسف یعنی دین اسلام ابھی تک حالت غربت میں ہے آپ اپنے وعدوں اور عہود کو یاد کیجئے۔ گذشتہ سستیوں کو ترک کیجئے۔ اور اپنے بلند اور شاندار مطمح نظر کو اوجھل نہ ہونے دیجئے۔ دنیا آپ کی طرف دیکھ رہی ہے۔ حیرت کی بات ہوگی۔ اگر آپ ادھر سے غافل ہو جائیں۔ سخت رنج کا مقام ہو گا۔ اگر ہم ادھر دست امداد نہ بڑھائیں۔ خدا کے حضور جواب دہی ہو گی۔ کہ عہد کے باوجود جب ایفاء عہد کا وقت آیا۔ تو ہم نے کیا طرز عمل اختیار کیا تھا۔ اگر یہی ہمارا حال رہا۔ اور یہی ہماری رفتار تو یہ منازل ہم کس طرح طے کرینگے۔ اور شاہد مقصود سے کب ہم کنار ہونگے۔ اگر ہمارے قدم اس سستی سے منازل کی طرف بڑھینگے۔ تو یہ پچاس سال جو ہمارے سفر پر گذر چکے ہیں۔ ایسے کئی پچاس ہی نہیں۔ بلکہ پچاس سال بھی اسی طرح خاموشی سے گذر جائینگے۔ اور منزل ہم سے اتنی ہی دور رہیگی۔ متنبی اسوقت ہے۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ اسوقت ہم خدا اور خدا کے رسول کے حضور میں کیا جواب دینگے۔

میں نے کہا ہے۔ کہ دنیا کا کوئی گوشہ نہیں۔ جہاں آپ کی آواز نہ پہنچی ہو۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ آواز اس طرح کی ہے۔ جیسے بہت دور سے آنے والی مدھم آواز۔ جس کے معنے اور مطلب کوئی صحیح اور تندرست کانوں والے بھی نہیں سمجھ سکتے۔ مشرق خالی ہے اور مغرب ویران۔ شمال سنسان ہے تو جنوب بالکل خاموش۔ دنیا کا ہر ایک قصبہ ہر ایک گاؤں تو بڑی بات ہے۔ آپ جب غور کرینگے۔ تو بڑے بڑے شہری بلکہ شاید کئی ملک بھی نکل آئیں۔ کہ وہاں کے اصل باشندوں میں سے کوئی ایک بھی احمدی مسلمان نہ ہو۔ اسلئے آپ اپنے قدموں کو بڑھائیے۔ رفتار میں تیزی پیدا کیجئے مال کی ضرورت ہے۔ قربانیاں کیجئے۔ اور ہمارے لئے خدا کے دین کی اشاعت کے مقابلہ میں مال۔ جان۔ عزت اور آبرو کوئی بھی عزیز نہیں ہونی چاہیئے۔

جب ہم اس عزم و ارادہ سے دین کی خدمت کے لئے بڑھینگے۔ تو ہم بفضل ایزد متعال یقین رکھتے ہیں کہ کامیاب ہوں گے۔ کسی مخالف کی کوئی مخالفانہ سعی ہمارے لئے سنگ راہ نہیں ہو گی۔ اور دشمنوں کا کوئی منصوبہ ہمیں خوف زدہ نہیں کریگا۔ خدا کے مسیح نے جیسا کہ فرمایا۔ کہ پر خار وادیئے درپیش ہیں۔ انمیں سے ہمیں اسطرح گذرنا چاہیئے۔ جس طرح فرش گل پر کوئی گذرتا ہو۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ دنیا میں ہم توحید کے نعرے سے تہلکہ مچا دیں۔ اور سوتوں کو جگا کر پیغام حق ہر ایک بستی میں پہنچا دیں۔ کیونکہ خدا کا نبی تیس سال قبل آپ کو مخاطب کر کے فرما چکا ہے ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح

مسماۃ نیاز بیگم بنت عبدالرحیم صاحب احمدی ساکن خورم گوجر تحصیل راولپنڈی کا نکاح ۳ جنوری کو ملک احمد حسین صاحب ولد ملک غلام حسین صاحب ساکن قادیان سے مہر مبلغ سات سو روپیہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھا۔ - ناظر امور عامہ قادیان۔

ولادت

خاکسار کے ہاں ۱۵ جنوری ۱۹۲۲ء کے شام کو فرزند پیدا ہوا ہے۔ عبدالرحیم۔ محرر تعلیم و تربیت

۲۸ دسمبر ۱۹۲۱ء کو بھائی رحیم بخش کے ہاں لڑکا متولد ہوا۔ اور خورشید احمد نام رکھا گیا۔ احباب مولود کے خادم دین ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ اور ایک روپیہ کا نوٹ ارسال ہے۔ یہ غریب فنڈ میں دیدیں۔ (پہنچ گیا۔ مینجر الفضل) - رحمت اللہ رحیم بخش احمدیاں موگا۔

درخواست دعا

میرا بڑا لڑکا سید ظہور احمد شاہ ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے توجہ سے دعا فرماویں۔ سید غلام حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کیٹل فارم حصار + خاکسار کے والد ماجد عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد رزق حسن خان احمدی شاہجہانپوری از قلعہ فیروزپور + محمد امین خان صاحب افغان جو ایک دور کے ملک کے ارادہ سے دشوار گذار سفر میں ہیں ان کے لئے تمام احمدی احباب دعا فرماویں۔ ناظر امور عامہ قادیان۔

خاکسار نے ماہ فروری میں ورنیکولر مڈل کا امتحان دینا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار عطاء اللہ احمدی کاتب کمرشل پرنٹنگ پریس سرگودہ + عاجز نے امسال ایک امتحان دینا ہے۔ عاجز کی کامیابی کیلئے دعا فرماویں۔ نور الدین احمدی گنگی میں امسال مڈل ورنیکولر کا امتحان دوں گا۔ دعا کی درخواست ہے۔

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان ۔ ۲۳ر جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

ٹریکٹ اتمام الحجۃ نمبر ۲ کا جواب

اور

مولوی محمد علی صاحب سے خشیۃ اللہ کی درخواست

(جناب شیخ عبد الرحمن صاحب فاضل مصری)

(نمبر ۱)

مولوی محمد علی صاحب نے اتمام الحجۃ نام ٹریکٹوں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس کا دوسرا نمبر ۱۶ر دسمبر کو شائع ہوا ہے یہ ٹریکٹ مجھے ایام جلسہ میں ۲۸ر دسمبر کو ایک دوست نے اس غرض کے لئے دیا کہ میں اس کا جواب لکھوں۔ سو ان کی خواہش کے مطابق اس کا جواب ہدیہ ناظرین کرتا ہوں ۔

مقصد ٹریکٹ

ان کے اس ٹریکٹ کا مقصد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نعوذ باللہ ان کے اپنے منہ کے اقرار سے غالی ثابت کرنا ہے۔ جیسا کہ خود مولوی صاحب نے صفحہ ۳ کی مندرجہ ذیل عبارت میں اسے واضح کر دیا ہے:۔

"صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی ایک تحریر ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۸ نمبر ۸ میں شائع ہوئی ہے جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ وہ یعنی میاں محمود احمد وہ نبوت حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ جو مخالفین کرتے تھے۔ اگر وہ وہی نبوت آپ کی طرف منسوب کریں تو وہ بے شک غالی کہلا سکتے ہیں۔ اسلئے اب یہ بحث نہایت مختصر ہو جاتی ہے۔ اور فیصلہ طلب بات صرف استقدر رہ جاتی ہے۔ کہ آیا میاں صاحب وہی نبوت حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتے ہیں یا نہیں۔ جو علماء مکفرین نے ۱۸۹۱ء میں منسوب کر کے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اگر کرتے ہیں۔ تو وہ اپنے منہ کے اقرار سے غالی ہیں"

اس مقصد و مدعا کو بیان کرنے کے بعد جناب مولوی صاحب نے فتویٰ کفر میں سے ایک مخالف کی بعض عبارتیں نقل کر کے یہ دکھلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ مخالفین بھی اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے یہی سمجھتے تھے۔ کہ حضور لفظ محدثیت کا استعمال کرتے ہیں اور تعریف اس کی وہ کرتے ہیں۔ جو در حقیقت نبوت کی ہے اور اسی بنار پر انہوں نے حضور پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اور حضور نے اس سے صرف انکار ہی نہیں کیا۔ بلکہ ایسے لوگوں کی نسبت کہا کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کے قول میں سچائی کی کوئی چاشنی نہیں۔ اور میاں صاحب بھی آج یہی کہتے ہیں اسلئے میاں صاحب کو اپنے اقرار کی رو سے تسلیم کرنا پڑیگا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی طرف وہی نبوت منسوب کر کے جو آپ کے مکفرین دشمن منسوب کرتے تھے۔ غلو کا ارتکاب کیا ہے ۔

مولوی صاحب کے دعوی اور دلائل کے مختلف حصے

پیشتر اس کے کہ میں اس نتیجہ کے صحیح یا غلط ہونے پر بحث کروں بحث کو پیچیدگی سے بچانے کے لئے مولوی صاحب کے دعوے اور دلائل کو چند حصوں میں تقسیم کر دینا ضروری سمجھتا ہوں تا کہ جواب کے سمجھنے میں آسانی رہے۔ مولوی صاحب کا دعویٰ تو یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نعوذ باللہ اپنے منہ کے اقرار سے غالی ثابت ہوتے ہیں۔ اس دعوے کے اثبات کے لئے جو دلیل مولوی صاحب نے دی ہے۔ اس کے چار حصے کئے ہیں۔ جو حسب ترتیب مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) میاں صاحب کہتے ہیں۔ کہ اگر میں وہی نبوت حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ جو مکفرین کہتے تھے تو میں غالی ہوں۔

(۲) مکفرین حضرت صاحب کی طرف نبوت تشریعی مستقلہ منسوب نہیں کرتے تھے۔ بلکہ میاں صاحب کی طرح نبوت غیر مستقلہ ہی منسوب کرتے تھے۔ اس لئے میاں صاحب غالی ثابت ہو گئے ۔

(۳) مکفرین کہا کرتے تھے کہ یہ شخص (حضرت مسیح موعودؑ) لفظ محدث بولتا ہے۔ مگر اس کی تعریف وہ کرتا ہے۔ جو نبی کی ہوتی ہے۔ میاں صاحب بھی آج یہی کہتے ہیں۔ بس ثابت ہوا۔ کہ میاں صاحب مکفرین کے ہمنوا ہو کر غلو کا ارتکاب کر رہے ہیں ۔

(۴) جب کبھی مکفرین نے کہا کہ یہ شخص لفظ محدث کا بولکر تعریف نبوت کی کرتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود نے فوراً اس کی تردید کی۔ اور کہا کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ افترا سے کام لیتے ہیں۔ میں نے ہرگز ایسا نہیں کہا۔ لیکن میاں صاحب آج باوجود حضرت صاحب کے انکار کے اس تعریف کو نبوت کی تعریف قرار دے جاتے ہیں۔ اس کا باعث سوائے غلو کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

پہلا حصہ ہی اصل ہے

مولوی صاحب کے ٹریکٹ کا خلاصہ سمجھا دینے کے بعد یہ ظاہر کر دینا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ ان چار مذکورہ بالا حصوں میں سے حصہ اول ہی اصل ہے۔ باقی تینوں اس کی فرع ہیں۔ کیونکہ ان تینوں امور پر بحث کرنے کی ضرورت تو صرف اسلئے پیش آئی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح بقول مولوی محمد علی [illegible] کہتے ہیں۔ کہ اگر میں وہی نبوت حضرت صاحب کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ جو مکفرین کرتے تھے۔ تب میں غالی ہوں۔ اس لئے مولوی محمد علی صاحب کو یہ دکھانا پڑا۔ کہ دشمن اس قسم کی نبوت حضرت صاحب کی طرف منسوب کرتے تھے۔ فلاں تشریح کو وہ تشریح نبوت قرار دیتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود اس سے منکر تھے اگر حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ قول نہ ہوتا۔ تو اس بحث کے چھیڑنے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی ۔

خلاصہ یہ کہ اس بحث کا سارا دار و مدار حضرت خلیفۃ المسیح کے قول پر ہے۔ اس لئے وہی اصل ہے۔ اس امر کے واضح کر دینے کے بعد میں جواب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں لیکن قبل اس کے کہ میں جواب شروع کروں۔ ناظرین کرام کو اس بات سے آگاہ کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس ٹریکٹ میں بھی حسب دستور سابق حوالوں کے پیش کرنے میں خشیۃ اللہ کو بالائے طاق رکھ دیا ہے بعض جگہ تو صریح تحریف سے کام لیا ہے۔ اور بعض جگہ مطالب کو بالکل بگاڑ کر پیش کیا ہے۔ اور بعض جگہ اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاس سے ایک بات بنا کر حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کر دی ہے۔ جیسا کہ ناظرین کو اپنے اپنے موقعہ پر معلوم ہو جائیگا۔

مولوی صاحب کے دعوئی پر تین طریق سے بحث ہو سکتی ہے

مولوی صاحب کے پیش کردہ دعوئی پر تین طریق سے نظر ڈالی جا سکتی ہے۔

اول یہ کہ میں مولوی صاحب کی دلیل کے پہلے حصہ کو بھی غلط ثابت کر دوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس رنگ میں یہ بات کہی ہی نہیں۔ پس جب بنیاد ہی کج ہے تو اس پر جو عمارت قائم کی گئی ہے۔ وہ کب سیدھی ہو سکتی ہے۔ دوم یہ کہ میں اس قول کو صحیح تسلیم کر لوں۔ مگر باقی تینوں امور کا غلط ہونا ثابت کر دوں۔ اس صورت میں بھی مولوی صاحب کا دعوئی باطل ہو جاتا ہے۔

تیسرا طریق یہ ہو سکتا ہے کہ میں اس قول کا بھی جو مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف منسوب کیا ہے۔ غلط ہونا ثابت کر دوں۔ اور باقی تینوں امور کا بھی بطلان ثابت کر دوں ؛

اگرچہ اصولاً تو مجھے حق ہے۔ کہ میں پہلے طریق سے ہی بحث کو ختم کر دوں۔ یعنی یہ ثابت کر دوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس رنگ میں یہ الفاظ ہی نہیں کہے۔ کہ اگر میں اس قسم کی نبوت حضرت صاحب کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ جس قسم کی مخالفین کیا کرتے تھے۔ تو میں غالی ہوں۔ مگر میں بحث کو مکمل کرنے کیلئے طریق سوم کو اختیار کروں گا۔ اور مولوی صاحب کی ہر پیش کردہ بات پر جدا جدا روشنی ڈالونگا۔ تاکہ جناب مولوی صاحب کو یہ کہنے کا موقعہ نہ رہے کہ میری فلاں بات کا جواب نہیں دیا۔

اب میں ترتیب وار ہر ایک بات کا جواب عرض کرتا ہوں لیکن قبل اس کے کہ میں امر اوّل کے متعلق کچھ کہوں۔ جواب کو عام فہم بنانے کے لئے اس امر کا کھول دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جب کسی شخص پر اس کے اپنے اقرار کی رُو سے کوئی الزام ثابت کرنا ہو۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ جس رنگ کا وہ مطالبہ کرتا ہے۔ اس کے مطالبہ کو اسی رنگ میں پورا کیا جائے۔ ورنہ وہ اپنے اقرار کی رُو سے اس الزام کے نیچے نہیں آ سکتا۔ اور یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے۔ کہ میں نہیں سمجھتا۔ کہ کسی کو بھی اس سے انکار ہو ؛

دلیل کے پہلے حصہ کا بطلان اور مولوی محمد علی صاحب کے ماحصل پیش کرنے میں خشیۃ اللہ کی کمی

اس اصول کے بیان کرنے کے بعد میں اصل مطلب کو شروع کرتا ہوں۔ مولوی صاحب کی دلیل کے حصہ اوّل کے باطل ثابت کرنے کیلئے بجائے اسکے کہ میں اپنی طرف سے کوئی دلیل پیش کروں یہی مناسب ہو گا۔ کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی اصل عبارت ہی ناظرین کرام کے سامنے رکھ دوں تاکہ انکو معلوم ہو جائے کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس کا ماحصل پیش کرنے میں کہاں تک خشیۃ اللہ سے کام لیا ہے حضور فرماتے ہیں۔

"اب اسی مثال کو ہم حضرت مسیح محمدی کے وقت میں تلاش کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود پر آپ کے دشمنوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ آپ شریعت والے نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنے ایک خط مطبوعہ روزانہ اخبار عام لاہور میں تحریر فرماتے ہیں۔ "پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی [illegible] کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا ہے۔ اس کے جواب میں واضح ہو۔ کہ اس جلسہ میں میں نے صرف یہ تقریر کی تھی۔ کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں۔ اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلعم کی اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔"

ناظرین کرام! اب خود ہی دیکھ لیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے پیش کردہ ماحصل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اصل عبارت میں کس قدر فرق ہے۔ کیا حضرت خلیفۃ المسیح نے اس امر کو واضح نہیں کر دیا کہ حضرت مسیح موعود کے دشمن حضرت صاحب کو کس قسم کا نبی سمجھتے تھے۔ اور وہ بھی اپنے قیاس سے نہیں۔ بلکہ خود حضرت مسیح موعود کی اپنی تحریر کو پیش کر کے اسکو لکھا ہے اور اس تحریر کو پیش کر کے ہی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی محمد علی صاحب کو سمجھاتے ہیں کہ آپ جو مجھ پر غلو کا الزام لگا کر مجھے مسیحیوں سے مشابہ قرار دیتے ہیں۔ میری کسی تحریر سے یہ ثابت کر دیں۔ کہ میں اس قسم کی نبوت حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ جس قسم کی کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میرے مخالف میری طرف بطور جھوٹ منسوب کرتے ہیں۔ اب کیا انصاف کا یہی تقاضا ہے۔ اور دیانتداری اسی کو چاہتی ہے۔ اور خشیۃ اللہ اسی کا نام ہے کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریر میں سے حضور کی وہ تصریح جو حضور نے نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تحریر کی بنا پر کی ہے۔ بلکہ بالفاظ دیگر خود حضرت صاحب کی ہی تصریح پیش کی ہے۔ حذف کر دیں۔ اور کسی اور مفہوم کو لیکر یہ کہدیں کہ دیکھو میاں صاحب اپنے منہ کے اقرار سے خود غالی ثابت ہو گئے۔ اب یا تو وہ اس غلو کا اقرار کریں۔ ورنہ اپنے عقائد فاسدہ سے رجوع کا اعلان کریں۔

ہر ایک عقلمند حضرت خلیفۃ المسیح کی مندرجہ بالا تحریر پڑھ کر اسی نتیجہ پر پہنچیگا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا یہ دعوے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نعوذ باللہ اپنے اقرار کی رُو سے غالی ثابت ہو گئے۔ بالکل بے بنیاد ہے۔ مولوی صاحب کا دعوئی اسوقت ثابت ہو سکتا ہے۔ جب وہ حضور کی کوئی ایسی تحریر پیش کریں۔ جس میں حضور نے حضرت مسیح موعود کو مستقل یا تشریعی نبی مانا ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ کہ میرے مخالف ہمیشہ مجھ پر الزام لگاتے رہے ہیں۔ اگر مولوی صاحب ایسا نہ کر سکیں۔ اور یقیناً نہیں کر سکینگے۔ تو مولوی صاحب کا حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف حضور کے اپنے اقرار کی رُو سے غلو کا الزام منسوب کرنا بالکل دُور از حقیقت الزام ہو گا۔ یہی نہیں۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب کو اس الزام کے نیچے لائیگا۔ کہ انہوں نے عمداً لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے حضور کی تحریر میں بیجا تصرف سے کام لیا ہے ؛

مولوی صاحب کی تحریف کا نمونہ

اس دلیل کے متعلق بحث ختم کرنے سے پہلے میں مولوی صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تحریف کا نمونہ بھی دکھا دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو میرے اس قول کی صداقت معلوم ہو جائے۔ جو میں مولوی صاحب کے متعلق ابتداء میں لکھ آیا ہوں ۔

مولوی صاحب کی تحریف کا پہلا نمونہ تو یہی ہے جو انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی عبارت کا ماحصل پیش کرنے میں دکھایا ہے۔ صفحہ ۵ پر انھوں نے اس تحریف پر پردہ ڈالنے کے لئے کوشش کی ہے۔

چنانچہ لکھتے ہیں۔ اسی موقعہ پر میاں صاحب نے بلا شبہ اس بات پر بہت زور دیا ہے "کہ حضرت مسیح موعود کو صاحب شریعت نبی کہنے سے انسان غالی بنتا ہے۔ محض نبی کہنے سے نہیں" اور یہ گول مول فقرہ محض اسلئے لکھ دیا ہے تاکہ بوقت اعتراض بچاؤ کی صورت نکل سکے۔ لیکن یہ کوشش ان کی مفید نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس سے تو انھوں نے بجائے پردہ ڈالنے کے اپنی تحریف کو اور بھی نمایاں اور مضبوط کر دیا ہے۔ کیونکہ اس فقرہ کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی طرف سے یہ بات لکھی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کو مخالفین شرعی نبی بننے کا الزام لگاتے تھے اگر میں بھی ایسا کروں۔ تو بے شک غالی ہوں۔ حالانکہ نفس الامر میں یہ بات نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح تو اپنی طرف سے کچھ لکھتے ہی نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے قول کو پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ناظرین نے دیکھ لیا ہے۔ پس مولوی محمد علی صاحب کا اس عبارت کو جو فی الحقیقت حضرت مسیح موعود کی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے اسے بطور استشہاد پیش کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف منسوب کر کے اپنے دعویٰ کا سارا دارومدار اسپر رکھنا۔ اور اسی کی بناء پر اپنے تمام اعتراضات کی عمارت کھڑی کرنا اس سے بدتر تحریف کا اور کیا نمونہ ہو سکتا ہے۔ بس خلاصہ کلام کے سوائے اس کے اور کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب تو دربردہ حضرت مسیح موعودؑ پر اعتراض کرنا چاہتے ہیں۔ مگر لوگوں کے لعن طعن سے خوف زدہ ہو کر کھلم کھلا تو کر نہیں سکتے۔ اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح کو آڑ بناتے ہیں۔ اور یا حضرت خلیفۃ المسیح پر لوگوں کو بدظن کرنے کے لئے اخفائے حق جیسے قبیح جرم کا عمداً ارتکاب کر رہے ہیں یہ تحریف بعینہٖ اس تحریف کی طرح ہے۔ جو مولوی محمد علی صاحب نے کفر و اسلام کی بحث میں کی ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعودؑ کے اس قول کو کہ جن لوگوں کو ہماری تبلیغ نہیں پہنچی۔ ان کو بھی ہم با تباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکاریں گے۔ کیونکہ شریعت کی بناء ظاہر پر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف بدیں وجہ کہ حضور نے اسے اپنی تحریر میں بطور استشہاد نقل کیا تھا۔ منسوب کر کے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالا تھا ۔

دلیل کا حصہ دوم اور مولوی صاحب کا حملہ حضرت مسیح موعودؑ پر

مگر یہ ثابت کر دینے کے بعد کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس جگہ میں یہ بات نہیں لکھی۔ جس رنگ میں کہ مولوی محمد علی صاحب پیش کرتے ہیں۔ کہ اگر میں اس قسم کی نبوت حضرت صاحب کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ جس قسم کی مخالف کہتے تھے۔ تو میں غالی ہوں۔ بلکہ حضور نے حضرت صاحب کی تحریر پیش کر کے صاف بتا دیا ہے۔ کہ مخالف حضرت صاحب کی طرف تشریعی مستقل نبوت منسوب کہتے تھے اگر میں بھی ایسا کرتا ہوں۔ تو غالی ہوں ....

...... مولوی محمد علی صاحب کے دعوے کی عمارت کی اینٹ سے اینٹ بج جاتی ہے۔ اور جس قدر اس کے پہلو انھوں نے اُسو لکھے ہیں۔ وہ سب عبث ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے جواب کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ مگر اس لئے کہ شاید مولوی صاحب یہ اعتراض کریں۔ کہ اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح اپنی تحریر کے مطابق تو غلو کے الزام کے نیچے نہیں آسکتے۔ مگر واقعات کی رُو سے تو وہ زیر الزام ہی ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ مخالفوں کی نسبت جو انھوں نے یہ سمجھا ہے۔ کہ وہ حضرت صاحب کی طرف تشریعی مستقل نبوت کا دعوےٰ منسوب کرتے تھے یہ غلط ہے۔ وہ ایسا نہیں کہتے تھے۔ وہ وہی نبوت منسوب کرتے تھے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کرتے ہیں۔ اسلئے ان کے مشابہ ہونے کی وجہ سے وہ غالی ہیں۔

سو اس کے جواب میں مولوی صاحب کو یاد رہے کہ آپ کا یہ وار حضرت خلیفۃ المسیح پر نہیں۔ بلکہ براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑتا ہے۔ اور آپ کے اس اعتراض کے تیر کا نشانہ حضرت خلیفۃ المسیح کی چھاتی نہیں۔ بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سینہ ہے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں لکھی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت نقل کی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ مجھ پر ہمیشہ یہ الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا مدعی ہوں جس کی رُو سے مجھے اسلام سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ اور میں مستقل طور پر نبی ہونے کا مدعی ہوں۔ اور نبی کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے باہر ہو گیا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ قرار دیدیا ہے۔ یہ الزام غلط ہے

جناب مولوی صاحب اب آپ ہی غور فرمادیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو یہ فرمادیں۔ کہ مجھ پر مستقل شرعی نبی ہونے کا ہمیشہ الزام لگایا جاتا ہے اور آپ یہ کہیں۔ کہ مخالفین آپ پر مستقل شرعی نبی ہونے کا الزام نہیں لگاتے تھے۔ اب ان دونوں قولوں میں سے کس کا قول ہم صحیح سمجھیں۔ آپ کا یا حضرت مسیح موعودؑ کا۔ سوچکر جواب دیں۔

اس بیان سے یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود کی طرف وہ نبوت منسوب نہیں کرتا۔ جو مخالفین کہا کرتے تھے۔ بالکل صحیح اور درست ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کا قول اس کی صحت پر زبردست دلیل ہے۔ ہاں اگر آپ یہ کہیں کہ میں نے ایک مخالف کی عبارت پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ وہ حضرت صاحب پر شرعی اور مستقل نبی ہونے کا الزام نہیں لگاتے تھے۔ پھر ہم کس طرح تسلیم کر لیں کہ وہ ایسا کہتے تھے۔ اس کے جواب میں اگر میں چاہوں تو یہی کہکر خاموش ہو جاؤں۔ کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کا قول ہے۔ کہ مخالف ہمیشہ مجھ پر شرعی اور مستقل نبی ہونے کا الزام لگاتے رہے ہیں۔ پس جس طرح مجھ پر یہ فرض ہے کہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے قول کو سچا ثابت کروں۔ ویسا ہی آپ پر بھی فرض ہے۔ مگر میں اسپر کفایت نہیں کرتا۔ بلکہ آپ کو واقعات سے ثابت کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ حضرت مسیح موعود نے اپنے مخالفین کی نسبت تحریر فرمایا۔ وہی حق ہے۔ اور آپ بھی اسکے حق ہونے سے ناواقف نہیں مگر کسی مصلحت کے ماتحت اسوقت انکار کر رہے ہیں چنانچہ اگر آپ اسی مکفر کی تحریر میں جسکی بعض عبارتیں آپ نے اپنی تائید میں پیش کی ہیں۔ ذرا فکر و دیانت سے کام لیتے تو آپکی قلم سے ایسی بات نہ نکلتی جو حضرت مسیح موعودؑ کے قول کے صریح خلاف بلکہ اسکی تکذیب کرتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکفرین کی عبارتوں سے ثبوت کہ وہ حضرت صاحب کیطرف نبوۃ مستقلہ منسوب کرتے تھے

اس لئے اس بات کے ثبوت کے لئے سب سے پہلے میں اسی مکفر کی عبارت کو پیش کرونگا بعد پھر اسی فتوے کفر کے بعض موید ین کی عبارتیں پیش کروں گا۔ اور سب سے آخر میں آپ ہی کی عبارت پیش کر کے دکھاؤں گا۔ کہ آپ نے اس بات سے انکار کر کے اپنی صفائی قلب کا کہانتک ثبوت دیا ہے۔

سنئے! یہ مکفر جس کا نام نذیر حسین دہلوی ہے۔ آپکی پیش کردہ عبارت سے چند سطریں پہلے حضرت صاحب کو نعوذ باللہ تیس دجالوں والی حدیث میں داخل کر کے حضور کو نعوذ باللہ مسیلمہ کذاب۔ اسود عنسی وغیرہ کے گروہ میں شامل کرتا ہے۔ اب کیا مسیلمہ کذاب اسود عنسی نے نبی کریم صلعم کی اتباع میں رہکر دعویٰ کیا تھا پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ پر اس قسم کی نبوت کے دعویٰ کا الزام لگاتا ہے جس قسم کی نبوت کا دعویٰ مسیلمہ کذاب وغیرہ نے کیا تھا یعنی آنحضرت صلعم کی اتباع سے باہر ہو کر شرعی یا خود مستقل نبی ہونیکا دعوٰی اس الزام کا ذکر کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکو خود ہی یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں میں تو جا بجا شرعی یا مستقل نبی ہونے سے انکار کیا گیا ہے پس جن لوگوں نے حضورؑ کی تحریروں کو پڑھا ہوا ہے۔ یا جو پڑھینگے وہ میرے الزام کو ضرور غلط قرار دینگے۔ اور اس بنا پر جو فتوے کفر دینے کی محنت دجالی نے کی ہے۔ وہ کھیل کی آن میں ہباءً منثوراً ہو جائیگا۔ اور پھر اس کے کہ لوگ حضرت مسیح موعودؑ پر بدظن ہوں۔ مجھ پر بدظن ہو جائینگے۔ پس اُسنے اپنے فتوے کفر کو موثر بنانے اور اپنے سے بدظنی دور کرنیکے لئے خود ہی اس سوال کو اٹھا کر اسکا جواب دیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں (اس جگہ وہی عذر اول اور اس کا جواب درج کیا جاتا ہے جس کا تعلق الزام زیر بحث سے ہے۔)

عذر دوم یہ کہ ان احادیث میں ان لوگوں کو دجال وکذاب کہا گیا ہے جو نبوت خاتم النبیین کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کریں اور مستقل نبی کہلا دیں جیسا مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع میں آیا ہے۔ اور قادیانی تو نبوۃ مستقلہ کا دعویٰ نہیں کرتے۔ بلکہ آنحضرت صلعم کی پیروی کے ساتھ دعویٰ نبوت کرتے ہیں۔ لہذا وہ ان احادیث کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ اور نہ دجال کذاب کہلانیکے مستحق ہیں۔"

اس سوال کے جواب میں اُسنے دو طریق اختیار کئے ہیں۔

طریق اول میں تو وہ اسطرح جواب دیتا ہے جسطرح کوئی کسی بات کو بطور تنزل کے کہے۔ کہ اگر اس طرح بھی تسلیم کر لیا جائے تب بھی میری بات غلط ثابت نہیں ہوتی۔ **طریق دوم** یہ کہ دعویٰ فی الحقیقت مستقلہ نبوت کا ہی ہے مگر مصلحت وقت چاہتی ہے کہ ابھی اس کا اظہار نہ کیا جائے پس یہ پیروی کیسا تھ دعویٰ کا اعلان نعوذ باللہ محض دھوکہ اور لوگوں کو اپنے دام میں پھنسانے کے لئے ایک چال ہے۔ چنانچہ اس کی اصل عبارت یہ ہے۔

"دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جس کے مدعی کو آنحضرت صلعم نے دجال کہا ہے نبوۃ مستقلہ سے مخصوص نہیں۔ یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ میں وارد ہے۔ اور نہ اور کہیں اس کا وجود ہے اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ایسا ہی دجال کذاب ہے۔ جیساکہ مدعی نبوت مستقلہ قادیانی صاحب ان احادیث کے اطلاق و سیاق میں بلا دلیل تخصیص کرینگے۔ اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپ کو مستثنیٰ قرار دینگے تو ہم ان کے دجال ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہو گی۔"

اس جواب میں اس نے اس بات کو واضح کیا ہے۔ کہ اگر ہم آپکا دعویٰ نبوت غیر مستقلہ کا ہی مان لیں۔ تب بھی آپ نعوذ باللہ انہی دجالوں میں شامل ہیں جن کا ذکر احادیث میں وارد ہو چکا ہے۔ کیونکہ حدیث میں کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ دوسرے طریق پر جواب دیتا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔

"علاوہ بریں قادیانی کا یہ دعویٰ اتباع آنحضرت صلعم اور عدم استقلال دعوے رسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے جب آپ کا یہ دعوے نبوت تبعی غیر استقلالی آپ کے مریدین میں بلا خلاف مانا گیا تو دعوے نبوت مستقلہ بھی آپ سے بعید نہیں۔ جیسا کہ مختار سے وقوع میں آیا تھا۔ چنانچہ فتح الباری کی عبارت میں گذرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع میں آئیگا۔ چنانچہ طبرانی کی روایت میں ہے۔ کہ دجال پہلے لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلائیگا۔ جب لوگ اس کے اس دعوے کے سبب پیرو ہو جائینگے۔ اور کوفہ وغیرہ میں اس کا تسلط اور غلبہ ہو جائیگا۔ تو وہ پھر دعویٰ نبوت کریگا۔

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے۔ کہ ابتو اسکو دعوےٰ نبوت تبعی ہے پھر دعوے نبوت مستقلہ کریگا" فتوی کفر صفحہ ۹۔

یہ خیال تو مولوی نذیر حسین دہلوی کا ہے۔ اب بانئے تکفیر مولوی محمد حسین بٹالوی کے خیال کو بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ جو اس سے بھی زیادہ واضح اور صاف الفاظ میں ہے۔ "از انجا کہ اس کو (حضرت مسیح موعودؑ) اس امر کا خوب یقین ہے۔ کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور بانئ اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کا صریح مقابل ہو کر اپنی نبوت کا سلسلہ قائم نہیں کر سکتا اور اس صورت خروج و مقابلہ میں کوئی مسلمان اس کی دعوت قبول نہیں کریگا۔ لہذا وہ مسلمانوں کو اپنے دام میں لانے اور اپنے دعاوی کو ان سے قبول کرانے کی غرض سے بظاہر اسلام اور اتباع خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کا مدعی ہے" اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ نمبر اول صفحہ ۲ بابت ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۹۰ء۔

اب منصف لنیند دست خود ہی دیکھ لیں کہ ان دونوں مکفروں کی عبارتوں سے جو اول المکفرین ہیں۔ یہ ثابت ہوتا ہے یا نہیں کہ یہ دونوں درحقیقت حضرت صاحب کو نبوت مستقلہ کا مدعی سمجھتے ہیں۔ اور غیر مستقلہ نبوت کے دعوے کو محض ایک چال اور فریب خیال کرتے ہیں۔ پھر اسی فتوے کفر کے صفحہ ۱۳۵ پر ایک اور مکفر مولوی نذیر حسین دہلوی کے فتوے کی اس عبارت کا حوالہ دیکر جو اوپر گذر چکی ہے۔ لکھتا ہے۔

"یہ محمد قادیانی حضرت مسیح کا مثیل و نظیر نہیں بلکہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کا نظیر ہے۔"

اور یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں کذابوں کا دعویٰ مستقلہ نبوت کا تھا۔ نہ کہ غیر مستقلہ کا پس حضرت مسیح موعودؑ کو ان کا مثیل قرار دینے کے سوائے اس کے اور کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ حضرت صاحب پر بھی مستقلہ نبوت کے مدعی ہونیکا الزام لگاتے ہیں۔

اس الزام سے لوگوں کے کان علماء نے اس قدر بھر دیئے تھے کہ عام طور پر لوگ یہی سمجھنے لگ گئے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ مستقلہ نبوت کا ہے نہ اور مجھے تو یہ تب ہی اعتراض ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ مکرمی میر قاسم علی صاحب نے غیر احمدیوں کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب دین الحق میں مسئلہ نبوت کے متعلق غیر احمدیوں کا یہی اعتراض نقل کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو نبوت مستقلہ کا دعویٰ ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں۔

"مجھے جہانتک زبانی اور تحریری اعتراضوں کے سننے کا اتفاق ہوا ہے وہ تقریباً بیس ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔ چنانچہ پہلا اعتراض یہی ہے کہ مرزا صاحبؑ نبوۃ و رسالت مستقلہ کے مدعی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ پر مخالفین کا یہ الزام جماعت میں ایسا مشہور ہے۔ کہ میں نہیں خیال کر سکتا کہ سلسلہ کے حالات سے واقفیت رکھنے والا کوئی احمدی بھی اس سے بیخبر ہو چہ جائیکہ مولوی محمد علی صاحب پس مولوی محمد علی صاحب کا آج حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مقابل میں دعویٰ ... مشہور بات کا انکار کر نا کس نیت سے ہے سو اس کا فیصلہ میں اپنے منصف ناظرین پر ہی چھوڑتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کا اپنا اقرار کہ مکفرین حضرت مرزا صاحب پر مستقلہ نبوۃ کا الزام لگاتے تھے

شاید کسی کے دل میں یہ خیال گذرے کہ یہ عجیب بات ہے کہ ایک بات عام لوگوں میں پھیلی ہو۔ مگر وہ کسی شخص پر پوشیدہ رہے

پس ممکن ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کو اس کا علم ہی نہ ہوا ہو اس لئے ان کے انکار کو یقینی طور پر کسی بُری نیت پر محمول نہیں کیا جا سکتا

بے شک ہم اس بات کو صحیح تسلیم کر لیتے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب خود اپنے اعلان میں جس کو انھوں نے اپنے اکیس رفقاء کے ساتھ ملکر ۱۷ر دسمبر ۱۹۱۴ء کو شائع کیا ہے۔ اس الزام کے صحیح ہونے کا اقرار نہ کر لیتے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں :-

"ہم دستخط کنندگان ذیل میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے مرشد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ پر جو یہ الزام لگائے جاتے ہیں کہ انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا کا رسول ہوں صاحب شریعت نبی ہوں وغیرہ۔ یہ محض آپ پر افترا ہے۔ اور آپ کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر خواہ مخواہ آپ کو کافر بنایا جاتا ہے اور دین اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے"

ہم یہاں تک حسن ظنی سے کام لینے کو تیار تھے۔ کہ اس اعلان کے متعلق بھی یہ خیال کر لیتے کہ شاید اس ٹریکٹ کے لکھتے وقت مولوی صاحب کے ذہن سے نکل گیا ہو۔ اگر ہمیں [illegible] کفر میں یہ الزام فطرۃً [illegible] نظر نہ آتا۔ جس کی عبارتوں کو مولوی صاحب نے [illegible] کیا ہے۔ جو دلیل ہے اس بات کی کہ مولوی صاحب نے ٹریکٹ لکھتے وقت ضرور ان عبارتوں کو پڑھا ہے۔ پس ان حقائق کے ہوتے ہوئے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے مقابل میں جو طریق اختیار کیا ہے وہ اس شخص کا طریق نہیں کہلا سکتا جس کے مدنظر تحقیق حق ہو۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ پر الزام غلط ثابت کرنے کیلئے جس طرح مولوی صاحب کی پہلی دلیل ناکام ثابت ہوئی تھی اسی طرح یہ دوسری دلیل بھی حضرت مسیح موعود کے قول در اقتباسات کے خلاف ہونے کی وجہ سے بالکل بے بنیاد نکلی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کا قول اور اقتباسات اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ مکفرین حضرت مسیح موعود کی طرف رسالت مستقلہ ہی منسوب کرتے تھے۔ نہ وہ نبوت جو حضرت خلیفۃ المسیح منسوب کرتے ہیں۔ پس ان اقتباسات کی رو سے بھی آپ کا الزام غلط و صحیح نہیں ثابت ہو سکتا

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(بقیہ یکم دسمبر ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر)

عرب میں جدید قومی تحریک

پھر میاں مظفر الدین صاحب سے مخاطب ہوئے۔ اور اس ملک کے متعلق حالات دریافت فرماتے رہے۔ اسی دوران میں عرب میں جو ایک قومی تحریک شروع ہوئی ہے۔ جس کا نام الاخوان ہے۔ اس کے متعلق گفتگو میں فرمایا۔ کہ یہ ایک نئی تحریک شروع ہوئی ہے۔ اس کے بانیوں نے اپنا امیر نجد کے بادشاہ کو بنالیا ہے۔ یہ لوگ رسوم اور بری عادتوں اور بدویت سے عرب کو ہٹا کر تعلیم پھیلا رہے ہیں۔ یہ لوگ اچھے اچھے ذی علم ہیں۔ ان کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ قبائل کے پاس جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم تمہارے بچوں کو تعلیم دینا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح ایک ایک دو دو سال ان کے پاس ٹھہرتے ہیں اور ان کے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ چونکہ زبان عربوں کی اوری ہے۔ اسلئے تھوڑے عرصہ میں حروف شناسی کرا کے خود آگے چلے جاتے ہیں۔ اور طالب علم پھر اس میں مزید ترقی کر لیتے ہیں۔ اس تحریک کی ابتدا شام سے ہوئی ہے۔ مگر اب یہ پھیل رہی ہے۔ یہ لوگ آزاد خیال ہیں۔ قدیم تعصبات سے الگ ہو چکے ہیں۔ بظاہر یہ تحریک مذہبی ہے۔ مگر در حقیقت قومی اور ملکی ہے۔ جس کا منشاء عرب کو جمع کرنا ہے ٭

(۲ر دسمبر ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر)

مسافر مقیم امام کے پیچھے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر مسافر امام کے ساتھ نماز میں اسوقت شامل ہو۔ جبکہ امام پہلی دو رکعتیں پڑھ چکا ہو۔ تو کیا مسافر اپنی دو رکعتیں پڑھ کر امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے یا چار پڑھے۔

فرمایا۔ کہ جب مسافر امام کے ساتھ شامل ہو۔ تو اسکو چاروں رکعتیں ہی پڑھنی چاہئیں ٭

عرب کی حالت

ایک صاحب مرزا نواب بیگ صاحب برلاس ساکن گوجرانوالہ ہیڈ ڈرافٹسمین کرانہ ڈویژن سرگودھا نے ملاقات کی جو عراق سے واپس آئے ہیں۔ ان سے حضور یہود اور عیسائیوں کے عربی مسلمانوں کے ساتھ اور عربوں کے ہندوستانیوں اور ہندوستان کے عربوں کے ساتھ اور ترکوں اور عربوں اور ترکوں اور ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ تعلقات کے متعلق حالات دریافت فرمائے۔ جس کے جواب میں مرزا صاحب نے عرض کیا کہ یہود ظاہر میں مسلمانوں کے خیر خواہ۔ باطن میں دشمن اور سب لوگ ہندوستانیوں کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اور ہندوستانی ان کو ٭

مغل قوم

فرمایا۔ کہ کیا آپ نے وہاں مغل بھی دیکھے۔ عرض کیا کہ نہیں۔ دو ایک گردوں میں معلوم ہوئے تھے فرمایا کہ تعجب ہے۔ کہ یہ قوم مدتوں حکومت کرنے کے بعد بحیثیت نمایاں قوم کے کہیں نظر نہیں آتی ٭

عرب میں کوئی مدعی اصلاح

اور دریافت فرمایا کہ کیا وہاں بھی کوئی ایسا شخص آپ نے دیکھا یا سُنا ہے۔ جو مدعی ہو۔ کہ اس کا خدا تعالیٰ سے خاص تعلق ہے۔ اور وہ مصلح ہے۔ جس کے جواب میں مرزا صاحب نے عرض کیا کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

عربوں کی سقیم حالت

میاں مظفر الدین صاحب نے عربوں کی اخلاقی اور دینی اور علمی درماندگی اور خرابی کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ عالموں کا وجود ان میں بہت کمیاب ہے۔ اور مذہب سے وہ لوگ بہت بیگانہ ہیں۔ اور عراقی ترکوں کی اخلاقی حالت عربوں سے اچھی ہے۔

فرمایا کہ حیرت اور تعجب ہے۔ کہ عرب ایسے وحشی ہو گئے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کی صداقت کا ایک نشان بنا دیا۔ مخالفوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ بھی اعتراض کیا ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسباب تھے انھوں نے ان اسباب سے کام لیا۔ اور کامیاب ہو گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے دکھا دیا کہ لو یہ عرب موجود ہیں۔ اگر محض سامانوں ہی سے ترقی ہو جاتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی کے سامانوں کے بل پر ہی تھی۔ تو اب چاہیئے تھا۔ کہ یہ عرب بھی ترقی کر لیتے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔

فرمایا کہ دین کا ظاہری ادب خواہ اس کے ساتھ کتنی ہی بد دینی ہو۔ ہندوستان میں ہے۔ وہ یاہر نہیں۔ عرب و شام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصر، ایران میں اسلام سے اتنا تعلق محبت نہیں - اگر ہے تو قومیت کے رنگ میں - کہ مذہب کے نام اور تعلق سے باہر قومیت نمایاں ہے - اور مذہب کا سوال اُٹھ گیا ہے یہاں یہ بات نہ تھی - مگر گاندھی نے وہ دھکا دیا ہے - کہ مذہب کو یہاں بھی کھیل بنا لیا گیا ہے - اور اس کے فرمان کو مذہبی فرمان کی طرح سمجھا جاتا ہے ؞

ایک مسلمان کی نظر میں گاندھی کا رتبہ

فرمایا کہ میاں غلام حسین کھنڈو مارشیس جو تعلیم کے لئے ولایت گئے ہیں ان کا خط آیا ہے - کہ ایک مسلمان طالب علم نے انکو ولایت میں کہا - کہ خواہ کچھ بھی ہو - اتنا میں ضرور کہہ سکتا ہوں - کہ مسٹر گاندھی نے جو کام کیا ہے - وہ تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے بھی نہیں کیا -

نائب ایڈیٹر الفضل نے عرض کیا - کہ مسٹر ظفر علیخان کے بھائی مسٹر حامد علیخان نے زمیندار میں ایک نظم لکھی ہے جسمیں ایک شعر یہ بھی ہے کہ ؎

وہ مرتبہ گاندھی کو ملا خدمت جس سے
مسلم کو بھی ہے رشک کہ کافر نہ ہوا تھا

فرمایا کہ گویا خدا تعالےٰ نے جس طرح فرمایا ہے - اس کے اُلٹ حالت ہو گئی ہے - خدا تو کہتا ہے کہ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین - کہ کافر کو مسلمان کی حالت پر رشک ہونا چاہیئے - اور یہاں یہ مُسلمان کہتے ہیں - کہ ہمیں مسٹر گاندھی کے کفر پر رشک ہے - فرمایا اس میں وقت کیا ہے - آریہ سماج نے شدھی کا دروازہ کھولا ہوا ہے ؞

امیر شریعت کا تقرر خلاف شریعت ہے

مُسلمانوں میں جو امیر شریعت کی تحریک ہے - اسکے متعلق فرمایا کہ اسلام میں امیر شریعت کا کوئی عہدہ نہیں ہوتا تھا - اور نہ ہو سکتا ہے - خدا تعالیٰ کا مامور تو یہ حیثیت رکھتا ہے مگر اور کسی کو یہ درجہ نہیں - حضرت عمرؓ جیسا انسان جب کہتا ہے - کہ الماء بالماء - حدیث میں ہے - کہ جب عورت سے صحبت میں انزال ہو - تو غسل واجب ہوتا ہے - ورنہ نہیں - تو اس وقت بحث چھڑ گئی اور ایک صحابی نے کہا - کہ اس مسئلہ کو تو ہمارے بچے بھی جانتے ہیں - کہ جب مرد مجامعت کرے - خواہ انزال ہو یا نہ ہو - رسول اللہؐ نے غسل واجب کیا ہے - تو حضرت عمرؓ کو ماننا پڑا - پس حضرت عمرؓ بھی امیر شریعت نہ تھے - فرمایا - ان کے امیر شریعتوں کی تو بنو عباس کے آخری خلفاء کی مثال ہوگی - کہ جب چاہا - امیر بنا دیا - اور اس کے تھوڑی دیر بعد ٹانگ سے پکڑ کر نیچے گرا دیا - پھر تو مولوی چھپتے پھریں گے - کہ ہمیں امیر شریعت نہ بناؤ ؞

موجودہ زمانے کے مُسلمانوں کا "بہت بڑا متقی"

اخبارات میں حکیم اجمل خاں صاحب - ڈاکٹر انصاری سید محمود سیٹھ چھوٹانی چار مسلمانوں کے دستخطوں سے مولانا کی ایک مراسلت شایع ہوئی ہے - جسمیں انہوں نے انگورہ فنڈ کے لئے تحریک اور ترکی مسائل کے بارے میں گورنمنٹ برطانیہ کے آیندہ رویہ کے متعلق اظہار خیالات کے دوران میں ہندوؤں کی ہمدردی کے بعد لکھا ہے کہ :۔

"ہم نے اپنے برادرانہ تعلقات کا ثبوت اسطرح دیا ہے - کہ مسلمانوں نے وفاداری کے ساتھ اس بہت بڑے متقی اور پرہیزگار یعنی مہاتما گاندھی کی واحد مطلق العنان حکومت تسلیم کر لی ہے" (ہمدم ۱۸ر جنوری)

ہم اپنے طور پر مسٹر گاندھی کے اتقا اور پرہیزگاری پر بحث نہیں کرنا چاہتے - مگر قرآن کریم کے پہلے پارہ کے پہلے رکوع ہی میں متقی کی جو تعریف ہے - وہ یہ ہے

(۱) الذین یؤمنون بالغیب (۲) ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنھم ینفقون (۳) والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون -

یعنی متقی وہ ہوتا ہے - جو الغیب پر ایمان لائے (۲) الصلوٰۃ کو قائم کرے اور دیگر صدقات کے ساتھ زکوٰۃ بھی دے (۳) اس وحی پر ایمان لائے - جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی - اور اسکو بھی تسلیم کرے - جو آپکے قبل نازل کی گئی - اور آخرت پر بھی ایمان لائے ؞

مرا یاد و ترا فراموش
کھلی چٹھی -

بجناب سرکار علامہ شیخ عبد العلی صاحب ہروی شیعی -

مکرمی ! جناب کو شاید یاد ہو گا یا نہ کہ بماہ اکتوبر ۱۹۱۲ء بمقام کوئٹہ بلوچستان جب سردار گل محمد خان صاحب محمد زئی کے مکان میں قیام فرما تھے - تو عند الملاقات خاکسار کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا تھا - کہ ہاں ہم نے بیشک ظہور پُر نور حضرت امام غائب علیہ السلام کے متعلق اکثر احباب سے ذکر کیا ہے - کہ چونکہ امام کی غیبت کو پُورا ہزار برس ہو چکا - اسواسطے ان کا ظہور عنقریب ہونیوالا ہے - مگر پہلے ظہور خاص ہے - جو ۱۳۲۹ھ سے شروع ہوا - جس سے خواص ہی مطلع رہینگے - اور چند سال (جس کا اشارہ قرآن کی آیت فی بضع سنین ہے) کے بعد حضرت امام ظہور عام یعنی خروج فرمائینگے - چونکہ اب ۱۳۲۹ھ پر دس سال زائد بھی گذر گئے ہیں - اور حضرت امام غائب علیہ السلام بدستور غائب و مستور ہی معلوم ہوتے ہیں - دریافت طلب ہے - کہ اس عرصہ چند سال میں ان کا ظہور خاص آپ پر بھی ہوا ہے یا نہ یا کسی اور صاحب کے متعلق ہی کوئی خبر آپ تک بھی پہنچی ہے یا نہ ؟ اور دوسرے یہ کہ اب آیندہ ظہور عام کے لئے کون سی آیہ کریمہ سے استدلال فرمانے کا ارادہ ہے - خدا کرے کہ آیت "ما امت عام یا حسین عاما" نہ ہو - ورنہ بہت سے مشتاقان زیارت ترستے ترستے ہی دنیا سے چل بسے - والسلام

خاکسار خادم حسین -

النظر

تمدنی، اصلاحی، جسد اول و دوم

مکرمی جناب ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی ایڈیٹر رسالہ "اتالیق" قادیان نے ایک مفید سلسلہ تصانیف خواتین سلسلہ حقہ کیلئے جاری کر رکھا ہے - اس سلسلہ میں آپ اب تک متعدد کتابیں شایع فرما چکے ہیں - جن کا ذکر وقتاً فوقتاً الفضل کالموں میں ہوتا رہا ہے - اب آپ نے مندرجہ عنوان کتاب عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ شایع کی ہے - جس کی قیمت ۳ر ہے - ہم احباب کو باصرار مشورہ دیتے ہیں کہ اس کتاب کو ضرور منگوا کر احمدی خواتین کو پڑھوائیں ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلی ممیرا و ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا و ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا بنا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ یہ سب امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند ککروں کے لئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں۔ آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو نظر بڑھانے کیلئے بہت مفید ہے اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ اصلی ممیرا جسکی قیمت ۵ روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال میرا پتھر پر رگڑ کر باریک سرمہ کیطرح بار یک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ خاص کر جس کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید و مجرب ہے۔

ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہوا تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس کر و الیں۔

شہید مرحوم صاحبزادہ عبد اللطیف کے حالات حصہ اول و دوم ۸؍ محصول ڈاک ۸؍ کل ۸؍ کے ٹکٹ بھجوا دیں۔

مست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا و نافع بہی و مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقا زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تشنج و خیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دو دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کیساتھ استعمال کریں قیمت قسم اول عہ قسم دوم ۸؍ فی تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ قیصری عمامے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

قادیان میں جرمن کے

مشہور و معروف سیکروں کی کپڑے سینے کی مشین مثلاً ڈمکوپ۔ سیف۔ گرزر نقد قیمت پر اور قسط وار ملنے کا پتہ دریافت طلب امور کے لئے ۱؍ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ۔

حمائل شریف عجیب صنعت حمائل ہو ید ولایتی کاغذ پر ۴۲۰ صفحہ کی مجلد قیمت ۱۲؍

حمائل شریف عکسی مطبوعہ مطبع لندن مجلد تعداد صفحہ ۱۰۰۶ قیمت عہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

نور الدین شیر محمد تاجران دارالامان قادیان

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی صالح کنواری لڑکی قوم بافندہ سکنہ چک نمبر ۱۰۳ شاخ جنوبی ضلع سرگودہ کیلئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا نوجوان صالح احمدی قوم بافندہ سے ہو خط و کتابت بنام محمد دین ولد سلطان مرحوم سکنہ چک نمبر ۱۰۳ شاخ جنوبی ڈاکخانہ لالیاں ضلع سرگودہ

سلسلہ کی نئی نئی دلچسپ کتب

تقریریں از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

ملائکۃ اللہ تبصرہ ۸؍

آئینہ صداقت بجواب مولوی محمد علی از ۸؍

ذکر الٰہی پر معارف تقریر جیبی تقطیع پر خوبصورت مجلد ۸؍

مکتوبات مسیح موعود قبولیت دعا کے نشانات اور تائیدات سماویہ ۶؍

خزینۃ العرفان فی تفسیر القرآن از حضرت مسیح موعود حصہ اول عہ

اسلامی اصول کی فلاسفی حضرت مسیح موعود کا عظیم الشان لیکچر خوبصورت مجلد عہ

تبدیلی عقائد مولوی محمد علی نہایت دلچسپ اور مولوی محمد علی کے حال کے بکٹ کا مکمل و مسکت جواب بھی ہے۔ ۵؍

غیر مبائعین میں تقسیم کرنے کے لئے نصف قیمت

دیگر تمام کتب کے ملنے کا مختصر پتہ **کتاب گھر قادیان**

لاہور میں احمدیوں کی ایک نئی دکان

خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہم نے حال ہی میں ایک دوکان واقعہ میکلوڈ روڈ نزد قلعہ گوجر سنگھ کھولی ہے۔ جس میں ہر قسم کا انگریزی مال رکھا گیا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس ہر قسم کے قیمتی سوٹ کیس۔ ریشمی رومال۔ گرم موزہ۔ تولیہ۔ پٹیاں۔ چھتریاں۔ رگ کمبل۔ نائیاں ایلومنیم کے برتن۔ قمیصوں کا کپڑا موجود ہے۔

یہ سب مال لنڈن کا بنا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں ہم نے جرمن کی مشہور رسلائی کی مشین بھی جرمن سے منگوائی ہیں جن کی قیمت صرف ایک سو پانچ روپیہ ہے۔ ڈھکنے کی قیمت دس روپیہ علیحدہ ایک سے زیادہ کے خریدار کو خاص رعایت کی جاوے گی۔ نیز کسی دوست نے لنڈن یا جرمنی یا فرانس وغیرہ سے کسی قسم کا مال بھی منگوانا ہو۔ تو ہماری معرفت منگوایا جا سکتا ہے۔ نمونہ اور فہرستیں ہماری دکان پر ہر وقت دیکھی جا سکتی ہیں +

المشتہر

محمد نواز خان منیجر دی برٹش امپورٹ ایجنسی نمبر ۹ میکلوڈ روڈ لاہور

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میکر دالدہ صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے۔ کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ ۱۲؍ محصول ڈاک ۸؍

المشتہر

منیجر۔ عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

مخالفین سلسلہ بھی مانتے ہیں

کہ احمدی جماعت ایک علم دوست قوم ہے۔ دین کی باتوں میں ان کا بچہ بچہ طاق عورتیں تک مشتاق ہیں سمجھ کھ کو تبلیغ کی دھن ہے۔ عوام بھی اچھے اچھے مولویوں کو مات کرتے ہیں۔ بفضل خدا یہ سب اپنے قومی و دینی لٹریچر کے مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ جس میں ہر قسم کی صدہا مفید و ضروری کتابیں بن گئی ہیں انہی میں سے چند یہ ہیں۔

اتالیق بچوں کے متعلق ایک سے ایک بڑھکر مفید و ضروری اور دلچسپ مضامین۔ پانچ رسالے ہیں علاوہ

اسباق الاخلاق لڑکوں کی اخلاقی تعلیم و تربیت کا پہلا کورس ابھی تیار ہوا ہے۔ ۴ر

نرالی سہیلی لڑکیوں کی اخلاقی تربیت کا پہلا کورس ہے ۳ر

ملنے کا پتہ۔ کتبخانہ فرید آبادی قادیان

تل کی اوٹ پہاڑ

حصن حصین کم خرچ بالانشین

حبوب عجیب یہ ایک روپیہ کی تیس گولیاں مہینہ بھر تک ایک گولی روز نہار منہ خالی تازہ پانی سے کھائیے۔ جسمانی صحت و طاقت کو فائدہ دے تو اور منگائیے ورنہ اس روپیہ پر انا للہ پڑھکر صبر کیجئے کہ صابر کو اللہ تعالیٰ اجر کی بشارت دیتا ہے۔ اس کے وعدے جھوٹے نہیں۔ قادیان ہر علم و فن کی ترقیات و کمالات کا مرکز بن کے رہیگا۔ اور بنتا جاتا ہے۔ پھر علم الادیان اور علم الابدان یعنی حکمت و طبابت میں تو بفضلہ اسکو خاص امتیاز و شرف حاصل ہے۔ فالحمد للہ

پھر بھی صرف تین آنے یعنی تیس تیس گولیاں تک کا خرچ وی پی و پارسل بذمہ خریدار

پتہ دفتر حبوب عجیب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نادر اور زرین موقعہ

جلسہ سالانہ کی ہر طرح سے کامیابی اور بعض دوستوں کی تحریک پر کتابوں میں ایک ماہ کے لئے رعایت قیمت نقد یا بذریعہ وی پی ہوگی۔

کتاب	قیمت اصل	قیمت رعایتی	کتاب	قیمت اصل	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ چار جلد	۷	۵	چشمہ معرفت	۲	۱
درثمین مجلد	۱۰ر	۸ر	مکتوبات احمدیہ	۸ر	۴ر
؍؍ بے جلد	۷ر	۵ر	حیات النبی	عہ	۱۴ر
آئینہ حق نما	۱۳ر	۱۰ر	حقیقت نماز	عہ	۷ر
سرمہ چشم آریہ	۱۲ر	۱۱ر	اردو پنجابی نظموں کا مجموعہ	عہ	۱۲ر
مرقات الیقین	۷	۱۲ر	حمائل	۱۰ر	۶ر
قصائد احمدیہ	۶ر	۵ر	عجیب حمائل خورد	۱۲ر	۸ر
خاتم النبیین	۷	۶ر	اسلامی فلاسفی	۱۳ر	۱۱ر

اسکے علاوہ تمام سلسلہ کی کتب نصیر شاپ قادیان سے طلب کریں

تجرید بخاری اردو

۱۲؍ ۸ر

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کیجاتی ہے۔ مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی۔ **الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین** بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ تمام فرمائشیں بنام

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹڑہ ولی اللہ کے نام آنی چاہئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم الشان رعایتی فروختِ کتب

تمام درخواستیں مینیجر پیسہ اخبار لاہور کے نام پہ آنی چاہئیں

عجیب و غریب معلومات ۔ دنیا کی خفیہ انجمنیں ۔ [illegible]

علم اسلام

روض النبی فی ۔ حقیقۃ الربوٰا ۔ [illegible]

سوانح عمریاں

ذکر شہنشاہ ۔ حیات امیر ۔ خالد بن ولید ۔ [illegible] ۔ حیات مشتاق ۔ ابراہیم لنکن ۔ قرۃ العین ۔ [illegible]

لغت و حوالہ کی کتابیں

عربی ادب ۔ [illegible]

زراعت باغبانی و علاج حیوانات

[illegible]

کتب تاریخ وغیرہ

تاریخ ۔ اقوام ترکی ۔ [illegible]

کتب مذہب اسلام وغیرہ

معجزات القرآن ۔ فیض الرحمٰن فی ۔ تسہیل القرآن ۔ [illegible]

۲۵

جنوری ۱۹۲۳ء کو ضرور یاد رکھئے

۲۵ جنوری کو درخواست بھیجنے والے صاحب صرف اس اعلان سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف اس روز صاحب ڈاک میں درخواست بھیجیں گے انکو نصف قیمت پر کتابیں بھیجی جائیں گی

کتب ملنے کا پتہ ۔ کارخانہ پیسہ اخبار لاہور

ڈرامے اور افسانے ۔ [illegible] ۔ انجام ۔ فریبی عورت ۔ سرگذشت حصہ اول ۔ سوم ۔ چہارم ۔ [illegible] ۔ دلِ فگار ۔ [illegible]

331

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھندوستان کی خبریں

ڈھاکہ یونیورسٹی کی تجویز منظور

لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر ... منظور ہو گئی کہ ٹیری تعلیم کی تجویز تعلیمی اور اقامتی یونیورسٹی قائم کی جائے مجوزہ یونیورسٹی ڈھاکہ اور لکھنؤ یونیورسٹی کی لائنوں پر قائم کی جائیگی۔

زخمی پنجاب کا ڈرامہ کرنیوالوں کو سزا

شملہ۔ ۱۴ر جنوری۔ سوامی رام نند۔ پیارے لال۔ عبد الستار۔ اور ... لال نے "زخمی پنجاب" ڈرامہ کرنیکی کوشش کا الزام قائم کیا گیا تھا۔ اپنی صفائی پیش کرنے سے ... گیا۔ ملزم نمبر اول کو تین مہینہ قید اور جرمانہ۔ ملزم نمبر ۲ کو ۵ماہ قید اور جرمانہ اور ملزم نمبر ۳ اور ۴ کو تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

تلک سوراج فنڈ

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے آنریری محاسب نے تلک سوراج فنڈ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ تلک سوراج فنڈ میں ایک کروڑ ۲ لاکھ ۵۷ ہزار ۱۳۹ روپیہ ۲۷ پائی پراونشل اور ... کمیٹیوں کے ذخیرہ وصول ہوئے ہیں۔

پنڈت مدن موہن مالوی کی

دہلی سے ۱۰ جنوری کا تار ہے کہ آج

وایسرائے ہند سے ملاقات

وایسرائے ہند نے پنڈت مدن موہن مالوی کے ساتھ ملاقات کی۔ آج ہی وایسرائے نے مسٹر شیشا گری آر۔ اور مسٹر الیس سا آر داس کو ملاقات کا شرف بخشا۔ غالباً پنڈت مالوی کی ملاقات راونڈ ٹیبل کانفرنس کے متعلق ہوگی۔

لاہور کے شراب فروشوں کی دوکانوں پر پہرہ

۱۶ر جنوری کے دن لاہور کے شراب فروشوں کی دو دکان پر والنٹیرز کا پہرہ قائم کیا گیا۔ دونوں نے عہد کر لیا ہے ... ۲۰ جنوری کے بعد ہم شراب فروخت کرنا بند کر دیں گے۔

فسادات مدراس

اس میں جو فسادات ہوئے ہیں ان کے بارے میں لنگلشیر کا بیان ہے

کہ پانچ چھ آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔

بمبئی کانفرنس

بمبئی کانفرنس کے متعلق لیڈر نے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ صلح کے مواقع اتنے ہی دور ہیں۔ جتنے کہ پہلے تھے۔

زرائے بنگال کی تنخواہ

کلکتہ۔ ۱۲ر جنوری۔ بنگال لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس آئیندہ منگوار کو منعقد ہو گا ... وزراء کی تنخواہوں پر بحث کی جاویگی۔ گیارہ ریزولیوشن پیش کئے جانے کی اجازت دی گئی ہے۔ کہ جن میں سفارش کی گئی ہے کہ وزرا کی تنخواہیں کم کر دی جائیں۔

غیر ممالک کی خبریں

جمہوریت یوکرین میں ترکی سفیر

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جلال الدین عارف نے جو بڑے فاضل قانون دان ہیں جمہوریت یوکرین کے دار السلطنت کیف میں ترک سفیر مقرر کئے گئے ہیں۔ (مسلم سٹینڈرڈ)

کابل کی یونیورسٹی

ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ کابل میں یونیورسٹی قائم کرنے کی اسکیم مکمل ہو چکی ہے۔ جنرل سردار ولی محمد خاں جو یورپ میں افغانستان کے نمائندہ ہیں۔ پیرس میں سائنٹفک مضامین پڑھانے والی فرانسیسی اور امریکن پروفیسر بہم پہنچانے میں مصروف ہیں۔

انگورہ اور قوم پسندگان مصر

جمعیت قوم پسندان مصر نے انگورہ کے ہلال احمر فنڈ میں پانچ لاکھ روپیہ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور پانچ ہزار پونڈ بھیج چکی ہے۔

آغا احمد بے

آغا احمد بے جن کے متعلق امریکہ کے ایک مصنف مسٹر سٹوڈرڈ نے اپنی جدید تصنیف "بیداری اسلام" میں ذکر کیا ہے انگورہ میں ناظر اشاعت دتا لیف مقرر ہوئے ہیں۔

معاہدہ ایران و افغانستان

معاہدہ ایران و افغانستان کے مطابق دونوں ملکوں کے مابین ایک سیدھی شاہراہ جاری کرنے کی غرض سے ہر دو ملک میں ڈاک اور تار کے مرکز قائم کئے گئے ہیں۔

خاتون گالس

فرانس کی اخبار نویس خاتون گالس جنہوں نے فرانسیسی ترکی معاہدہ میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ انگورہ واپس چلی گئی ہیں۔

البانیہ کی مسلم حکومت

۲۸ر نومبر کا دن مسلم حکومت البانیہ کی آزادی کے سالانہ جلسہ کا دن تھا۔

اٹلی اور انگورہ میں معاہدہ نہیں ہو سکا

قسطنطنیہ۔ ۱۲ر جنوری۔ اطالوی سفیر سینٹر تورنے انگورہ سے روما واپس آ گئے ہیں۔ انگورہ میں انکا اچھی طرح استقبال کیا گیا۔ مگر ان کی رائے ہے کہ کمالیین سے مصالحت نہیں ہو سکتی۔ اور وہ ایسی شرائط پیش کر رہے ہیں جو اٹلی کے رتبہ کے ناقابل ہیں۔ سینٹر نوری معاہدہ کرنے کی کوشش ترک کر دی ہے۔

فرانس کی نئی وزارت

لندن۔ ۱۵ر جنوری۔ موسیو پائنکارے نے جدید وزارت ترتیب دینا منظور کر لیا ہے۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ وہ وزیر خارجہ خود بنیں گے۔ ذمہ دار حلقوں میں خیال ہے کہ جدید وزارت اصولاً موسیو برانڈ سے مختلف نہ ہوگی۔

حالات آئرلینڈ

لندن۔ ۱۴ر جنوری۔ جنوبی آئرلینڈ کی پارلیمنٹ کا ہفتہ کے روز جو اجلاس ہوا۔ اس میں انگریزی آئرش معاہدہ کی بالاتفاق تصدیق کی گئی۔ اور عارضی حکومت بنائی گئی۔ مسٹر ڈی ولیرا کی جماعت غیر حاضر تھی۔ ڈیل ایران عام انتخاب تک قائم رہیگی۔ تین سو سیاسی قیدیوں کو جب جیل سے رہا کیا گیا۔ تو ان کے دوستوں کے ایک ہجوم غفیر نے انکا استقبال کیا۔ فوجی تخلیہ بسرعت ہو رہا ہے۔ فوجی ذخائر نیلام ہو رہے ہیں۔

دس سالہ انگریزی فرانسیسی معاہدہ

پیرس۔ ۱۴ر جنوری۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جینیوا کانفرنس ۸ر مارچ کو شروع ہوگی۔ تاوانی کمیٹی نے جرمنی کو جو مہلت دیدی ہے سپریم کونسل کے آخری اجلاس میں فرانسیسی وزیر شامل نہیں تھے۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن ... مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)